۹۰/۷۸ فاروق محمود ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب حضرات مفتیان عظام دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

جناب صاحبان کی رائے گرامی اس بارے میں مطلوب ہے کہ مملکت پاکستان کے بعض قبائلی علاقوں میں قبائل کی آپس میں طویل دشمنیاں اور لڑائیاں رہتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو ہمہ وقت نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور بعض دفعہ ایک دوسرے کے ٹھکانوں اور علاقوں پر میزائل جیسے دور مار ہتھیاروں سے حملہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ مخالف قبیلہ کی گزرگاہ یا سڑک پر بارودی سرنگیں نصب کرتے ہیں جس سے بے تحاشا جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔

۱۔ اب سوال یہ ہے کہ اس جیسی لڑائیوں میں ہونے والی اموات میں عام مردوں کے احکام کی طرح غسل و کفن ضروری ہے؟ یا بعض دفعہ مخالف قبیلہ کو نقصان نہ پہنچانے کی وجہ سے بے قصور شمار کیا جائے گا؟

مزید برآں اس جیسے شخص کو "شہید" قرار دے کر غسل و کفن کی بجائے انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے؟ اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲۔ علاوہ ازیں بعض دفعہ ایسے واقعات میں مرنے والوں کے اعضاء بکھر جاتے ہیں، جنہیں گٹھڑی کی شکل میں مجتمع کیا جاتا ہے، تو ایسی صورت میں غسل و کفن کا کیا حکم ہوگا؟ (بینوا توجروا)

المستفتی: عبد الحکیم گلی ← 0321.7518680

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ قبائلی عصبیت کی وجہ سے عین لڑائی کے دوران مارے جانے والوں کو عام موتی کی طرح غسل و کفن دیا جائے گا، البتہ ان کی نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے گا، تاکہ لوگ آئندہ اس قبیح و شنیع حرکت سے باز آجائیں، ہاں اگر لڑائی کے بعد مرے تو جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ اگر فریقین میں سے ایک ظالم اور دوسرا مظلوم ہو، اور دوسرا اپنا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید کہلائے گا، اس کو غسل دیئے بغیر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

۲۔ اگر کوئی بے قصور ہو کر ان لڑائیوں میں مارا جائے تو وہ شہید ہوگا اس کے بکھرے اعضاء کو غسل دینے کی چنداں ضرورت نہیں، بصورت دیگر اگر اکثر بدن ملے، یا نصف بدن سر سمیت ملے تو غسل دیا جائے گا، لیکن صرف سر ملے، یا کچھ ٹکڑے بدن کے ہوں تو غسل نہیں دیا جائے گا۔

لما فی "الشامیة": "(قوله وکذا أهل عصبة) بضم فسکون وفی نسخة عصبیة، وفی نهایة ابن الأثیر: العصبیة والتعصب:

Scanned by CamScanner

المماماة والمدافعة، والعصبي: من يعين قومه على الظلم والذي يغضب لعصبته، ومنه الحديث: "ليس منا من دعا إلى عصبية أو قاتل عصبية"...... وجعل مشايخنا المقتولين في العصبية في حكم أهل البغي على هذا التفصيل .... أقول: والظاهر أن هذا حيث كان البغي من الفريقين، فلو كان بغى أحدهما على الآخر وقصد الآخر المدافعة عن نفسه بالقدر الممكن يكون شهيدا؟........ (قوله نحكمهم كالبغاة) كذا في البحر والزيلعي: أي حكم أهل عصبية ومكابر وخناق حكم البغاة في أنهم لا يغسلون ولا يصلى عليهم، وأما في الدرر من قوله فلم غسلوا: أي البغاة والقطاع والمكابر، فإنه مبني على الرواية الأخرى وقد قدمنا ترجيحها".

(كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي: ٢/ ٢١١، سعيد)
(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في شرائط وجوب الغسل: ٢/ ٣٢، رشيدية)
(وكذا في خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون، الجنس الأول: ١/ ٢١٧، رشيدية)

وفي التنوير مع الدر: "(وجد رأس آدمي أو أحد شقيه) لا يغسل ولا يصلى عليه بل يدفن إلا أن يوجد أكثر من نصفه ولو بلا رأس"
وفي الشامية (ولو بلا رأس) وكذا يغسل لو وجد النصف مع الرأس".
(رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة: ٢/ ١٩٩، سعيد)
(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في شرائط وجوب الغسل: ٢/ ٢٩، رشيدية) فقط.
والله أعلم بالصواب

كتبه: أبو زعيد عارف محمود
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
١١/ ٨/ ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح
[signature]

الجواب صحيح
[signature]
٢/ ١١/ ٣٠هـ

[stamp]